فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۴ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۶ امان ۱۳۵۵ ہش ۔ ۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۶۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت تاحال بہت ناساز ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے آمین

مکرم چوہدری محمد سعید صاحب لطیف آباد حیدر آباد کی بچی بیمار ہے اور کراچی ہسپتال میں داخل ہے۔ احبابِ جماعت اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

---

۲۱ مارچ ۱۹۷۶ء کی شام کو اللہ تعالیٰ نے ہماری بیٹی شمیم حمید زوجہ عزیز عبد الحمید خان حال تہران کو پہلا فرزند عطا کیا ہے۔ نومولود محترم عبد القدوس خان صاحب آف پشاور کا پوتا اور ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آف سرگودہا کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے ہر لحاظ سے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(بیگم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودہا)

اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جھنگ کو ۱۹ مارچ بروز جمعۃ المبارک دو بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام فرحت اللہ تجویز فرمایا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، خادمِ دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس دل کے عارضہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلقِ جاذبہ ہے

دعا کی حالت میں یہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواصِ عجیبہ پیدا کرتا ہے

"استجابتِ دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں ..... دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے ربّ میں ایک تعلقِ جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواصِ عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے۔ پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہِ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلّشانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں ..... اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوینی پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالمِ سفلی اور علوی میں تصرّف کرتی ہے اور عناصر اور اجرامِ فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو مؤیدِ مطلوب ہے ... اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے ان کا اصل اور منبع یہی دعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرتِ قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔"

(برکات الدعا)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۶ امان ۱۳۵۵ھش
۲۶ مارچ ۱۹۷۶ء

فلسطینیوں کے لئے مادی اور اخلاقی امداد کی اپیل

بڑی طاقتوں کی ملی بھگت سے فلسطین میں یہودیوں کی نام نہاد مملکت کا قیام جہاں ایک ظلم عظیم کی حیثیت رکھتا ہے وہاں انسانیت کے چہرہ پر ایک انتہائی مکروہ اور بدنما داغ سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ یہ داغ اس "متمدن" زمانہ میں تہذیب کے نام نہاد علمبرداروں نے خود اپنے ہاتھوں لگا کر تہذیب کی وہ مٹی پلید کی ہے جس کی تاریخ عالم میں اور کوئی مثال نہیں ہے۔

بڑی طاقتوں کی حمایت کے بل پر اسرائیل نے نہ صرف یہ کہ مشرق وسطی کا امن برباد کر کے رکھ دیا ہے بلکہ اس کے وجود نے خود عالمی امن کے لئے بھی زبردست خطرہ پیدا کر رکھا ہے۔ اول تو اس ظلم کا ہی جواب نہ تھا کہ فلسطینیوں کو ان کے وطن سے نکال کر انہیں بے گھر اور بے وطن کر دیا گیا اور اس کے بالمقابل دنیا بھر میں بکھرے ہوئے یہودیوں کو لا لا کر فلسطینیوں کے وطن میں آباد کیا گیا اس پر مستزاد یہ کہ اسرائیل کو مسلسل اتنا مضبوط اور طاقتور بنایا جا رہا ہے کہ اسے فوجی اعتبار سے عرب ممالک پر بہر حال تفوق حاصل رہے۔ اسی لئے وہ اپنی سرحدوں کے اندر رہنے کے لئے تیار نہیں ہے اور بار بار جارحیت کا ارتکاب کر کے عربوں کے مزید علاقوں پر مسلسل قبضہ جماتا چلا آ رہا ہے اور ان علاقوں کے عرب باشندوں کے خلاف اس نے ظلم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ فلسطین کے مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کرنا اس کا روزمرہ کا معمول بن چکا ہے اور وہ مسلمانوں کی غیرت اور حمیت کو مسلسل چیلنج کرتا چلا آ رہا ہے۔ ان سب باتوں سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وہ نعوذ باللہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتا ہے اور اس امر کو اس کے خفیہ مقاصد میں سے ایک بنیادی مقصد کی حیثیت حاصل ہے' العیاذ باللہ۔

اس کے ان ناپاک ارادوں کو خاک میں ملانے کی متحدہ کوششوں کے سلسلہ میں عرب وزراء خارجہ نے گزشتہ سال جولائی میں اپنے اجلاس منعقدہ جدہ میں ایک تیرہ رکنی "بیت المقدس کمیٹی" تشکیل دی تھی اور اس کے سپرد یہ کام کیا تھا کہ وہ بیت المقدس پر اسرائیل کا غاصبانہ قبضہ ختم کرانے کے لئے ٹھوس اقدامات تجویز کرے۔ اس کمیٹی نے حال ہی میں متعدد ٹھوس اقدامات کی سفارش کی ہے۔ ان میں پوری دنیا کے مسلمانوں سے فلسطینیوں کے لئے مادی اور اخلاقی امداد کی اپیل بھی شامل ہے۔ اس نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ پوری دنیا کے مسلمان اپنی ایک دن کی تنخواہ فلسطینی عوام کی امداد کے لئے عطیہ کے طور پر دیں (حوالہ کے لئے دیکھیں "نوائے وقت" ۲۰ مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ اول)

اگر دیکھا جائے تو یہ فیصلہ اس تجویز کی روشنی میں کیا گیا ہے جو امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۴۸ء میں جبکہ فلسطین میں اسرائیلی حکومت کی بنیاد رکھی گئی تھی اپنے معرکہ آراء مضمون "اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ" میں پیش کی تھی۔ آپ نے اپنے اس مضمون میں آنے والے مہیب خطرات کو بھانپ کر پوری دنیا کے مسلمانوں کو توجہ دلائی تھی کہ وہ یہودی حکومت کے خطرناک عواقب کو محسوس کریں اور فلسطین کی سرزمین کو یہودیوں سے پاک کرنے کے لئے متحد ہو کر ہر ممکن قربانی پیش کریں۔ اس ضمن میں آپ نے تحریر فرمایا تھا:۔

"آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا' آج قربانیوں سے کام ہوگا۔ اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم سے کم ایک فیصدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فیصدی حصہ سے بھی پاکستان سے کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع ہو سکتا ہے اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے اور یقیناً پانچ چھ ارب روپیہ جمع ہو سکے گا جس سے فلسطین کے لئے باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جا سکتے ہیں۔۔۔۔ پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ آج رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔۔۔۔ کیا اس موقع پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے' جب مسلمانوں کے مقامات مقدسہ حقیقی طور پر خطرہ میں ہیں' وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی' افغانی' ایرانی' ملائی' انڈونیشین' افریقن اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور عربوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کے لئے دشمن نے کیا ہے۔" (الفضل ۳۱ مئی ۱۹۴۸ء)

یہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنے والے خطرات کو بھانپ کر آج سے ۲۸ سال قبل بڑے ہی پُر درد انداز میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے پیش کی تھی۔ اگر اس وقت اس تجویز پر عمل کیا جاتا تو اسرائیلی فتنہ کا شروع میں ہی سر کچلا جا سکتا تھا اور آج پورا عالم اسلام جس خطرناک صورت حال سے دوچار ہے اس کا بڑی حد تک سدباب ہو جاتا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ دردمندانہ مضمون انہی دنوں میں بہت وسیع پیمانہ پر شائع کر دیا گیا تھا اور بالخصوص اس کا عربی ترجمہ عرب ملکوں میں بھی طبع کرا کے وہاں اسے خوب پھیلایا گیا تھا۔ عرب ملکوں کے اخبارات نے اس مضمون پر نہایت شاندار تبصرے شائع کئے تھے اور حضرت امام جماعت احمدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دردمندی و جانسوزی اور فلسطین کو آزاد کرانے کی دلی تڑپ کو بہت سراہا تھا اور آپ کی اس خدمت کو بنظر استحسان دیکھتے ہوئے آپ کی خدمت میں بہت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا تھا۔ ہم عرب اخبارات کے یہ تبصرے متعدد بار الفضل میں شائع کر چکے ہیں۔

ہمارے لئے یہ امر خاص اطمینان کا موجب ہے کہ گو ۲۸ سال کا طویل عرصہ گزرنے اور حالات کے نہایت نازک صورت اختیار کرنے کے بعد ہی سہی اسلامی ملکوں کے وزراء خارجہ کی مقرر کردہ "بیت المقدس کمیٹی" نے بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تجویز کی اہمیت اور افادیت کو محسوس کرتے ہوئے اسے ایک نئی شکل میں پیش کرنے کی توفیق پائی ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ جب تک جملہ مسلم ممالک اور ساری دنیا کے مسلمان پوری طرح متحد ہو کر فلسطین کو آزاد کرانے کی کوشش نہیں کریں گے فلسطین پر سے یہودیوں کا غاصبانہ قبضہ ختم نہیں ہوگا۔ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان یہودی خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد اور مضبوط ہو جائیں۔ ایسا ہونا از حد ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر ارض فلسطین کو غاصبانہ قبضہ سے آزاد کرانا ممکن نہیں ہے۔ پھر سوال صرف فلسطین ہی کا نہیں ہے بلکہ مکہ اور مدینہ کا ہے کیونکہ اسرائیل کا اصل مقصد ان مقدس مقامات پر پہنچ کر وہاں اپنے پاؤں جمانا ہے اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس معرکہ آراء مضمون میں خبردار کرتے ہوئے رقم فرمایا تھا:۔

"یہی دشمن (یعنی یہودی) ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔۔۔ پس سوال فلسطین کا نہیں سوال مدینہ کا ہے' سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے۔ کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہیں ہوگا؟"

حقیقت یہی ہے کہ جب تک ساری دنیا کے مسلمان اختلافات کو نظر انداز کر کے اور ایک دوسرے کو اپنے سے علیحدہ کرنے کی افتراق انگیز روش سے باز آ کر حقیقی معنوں میں باہم متحد نہیں ہوں گے اور مشترکہ مقاصد کے لئے کامل اشتراکِ عمل کا ثبوت نہیں دیں گے اس وقت تک مشترک مقاصد کے حصول میں مشکلات پیش آتی رہیں گی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ روئے زمین کے مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوتے ہوئے اپنے اتحاد اور کامل اشتراکِ عمل سے' اپنی قربانیوں سے' اپنی دعاؤں سے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی گریہ وزاری سے اپنے آپ کو عباد اللہ الصالحون بنائیں تا خدائی وعدوں کے مطابق ارض فلسطین پر یہودیوں کا موجودہ عارضی قبضہ جلد ختم ہو اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ان کی میراث انہیں جلد واپس ملے۔ آمین۔

باہمی ملاقات اور گفتگو و تقریر کے آداب

مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

(۵)

پندرھواں اصل

وہی کرے جو کہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

(صف)

کہ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں خدا کے نزدیک یہ بات کہ دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں بہت ناپسند ہے۔

یہ تو واضح اور روزمرہ کی تجربہ شدہ بات ہے کہ جو گفتگو و تقریر بغیر عمل کے ہوتی ہے وہ بے برکت و بے ثمر اور بے تاثیر ہوتی ہے۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی پسند نہیں بلکہ سننے والے تمام لوگوں کی نگاہ میں بھی قابلِ مذمت ہوتی ہے۔

عربی میں کہتے ہیں۔

القول بلا عمل کالشجر بلا ثمر۔

کہ بغیر عمل کے باتیں بغیر پھل کے درخت کی مانند ہوتی ہیں۔

سولہواں اصل

مقامِ بصیرت

اسلامی تعلیم کی رو سے ایک مسلمان کی گفتگو و تقریر کا اصلی معیار یہ ہے کہ وہ جو بات کہے وہ بصیرت پر مبنی اور یقین اور ایمانی جوش سے پُر ہو اور یہ مقام تبھی حاصل ہو سکتا ہے کہ انسان کا خالقِ حقیقی کے ساتھ پختہ یقین ہو کیونکہ معرفت و بصیرت کا سرچشمہ وہی ہے جس طرح کوئی ٹہنی کاٹ کر یا بوٹی زمین سے اکھاڑ کر کسی دوسرے درخت کی شاخ سے پیوند کر دی جائے تو آہستہ آہستہ وہ ٹہنی یا بوٹی اس درخت کی رطوبت اور غذائیت حاصل کر کے اس درخت کی تاثیر اور ذائقہ اپنے اندر سمالیتی ہے

اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ سے پیوند و پیوستہ ہو جاتا ہے اور گہرا تعلق قائم کر لیتا ہے تو اس کو اس سرچشمہ سے بصیرت و معرفت کا وافر حصہ عطا کیا جاتا ہے جو اس کی حرکات و سکنات اور گفتگو و تقریر سے ظاہر ہوتی ہے اسی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے۔

هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا

(یوسف آیت ۱۰۹)

کہ یہ میرا طریق ہے میں تو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور بصیرت پر قائم ہوں۔

یہ ہے وہ اعلیٰ مقام اور منزل مقصود جس کو حاصل کرنا انسانی زندگی کا مدعا و مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ از راہ فضل و کرم ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

باب الآداب

آداب ادب کی جمع ہے اور اس کے معنے یہ ہیں اچھی روش، خوش خلقی، دانش اور انسان میں ایسا ملکہ جس سے وہ مہذب ہو سکے (تسہیل العربیہ)

پس گفتگو و تقریر کے آداب سے مراد وہ امور ہیں جن کو اپنانے کے نتیجہ میں انسان کی گفتگو و تقریر سے خوش خلقی، دانشمندی تہذیب، نکھار اور خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ادب کی صفت ایک قابل تعریف اور قابل تحسین خوبی ہے جس کی قدر و منزلت نہ صرف بندوں کی نظر میں بہت بلند ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی بہت مقبول ہے کہ اہل معرفت و بصیرت کہتے ہیں کہ فرعون مصر کی طرف سے منعقدہ تاریخی مقابلہ و مبارزہ کے میدان میں حضرت موسیٰؑ کے مقابل ساحروں کو غیر متزلزل ایمان و معرفت کی دولت سے اسلئے نوازا گیا تھا کہ انہوں نے ادب کے طور پر حضرت موسیٰؑ سے پوچھا تھا

اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی

(طٰہٰ ۶۶)

کہ آپ پہلے پھینکیں گے یا کہ ہم پہلے پھینکیں؟

سو آداب و مراتب کا خیال رکھنا اخلاق و ایمان کی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے۔ جہاں انسان اس کی برکت سے اخلاقی و روحانی منازل طے کرتے ہوئے بلند مقام حاصل کر لیتا ہے وہاں اس بارہ میں تساہل اور غفلت برتنے سے انسان بلند مقام سے نیچے گر جاتا ہے یہاں تک کہ بے دینی اور نامرادی میں اس کا انجام ہوتا ہے جیسے بلعم باعور کا حشر ہوا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

کہ اگر تم آداب و مراتب کو ملحوظ نہیں رکھو گے تو بے دین ہو جاؤ گے

پس مومن کو ادب کے میدان میں محتاط ہو کر اور پھونک پھونک کر قدم اٹھانا چاہیئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ادب کا کوئی مقام و مرتبہ ہاتھ سے جاتا رہے اور بالآخر اسے انجام بد سے دوچار ہونا پڑے۔

گفتگو و تقریر کے آداب سے متعلق چند بنیادی امور کا بیان ذکر کیا جاتا ہے

امر اول مقام و مراتب کا خیال رکھنا

جیسا کہ ابتداء میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ سورہ فاتحہ میں اجمالی طور پر بندوں کو درباروں اور محفلوں میں گفتگو و تقریر کرنے کا اعلیٰ ترین طریق سکھایا گیا ہے اور سبق دیا گیا ہے کہ مومنوں کو مخاطبین کی عزت و فضیلت اور شرف و مقام کو ملحوظ رکھ کر اور ان کے متعلق تعریفی و توصیفی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے گفتگو و تقریر کا آغاز کرنا چاہیئے اور بڑے ہو کر بھی چھوٹوں کی طرح تواضع و انکساری ظاہر کرنی چاہیئے تاکہ باہمی استعانت و تعاون اور خلوص و محبت کی فضا پیدا ہو۔ جس کسی کو جتنا بلند مقام و مرتبہ عطا کیا گیا ہو خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی، ظاہری ہو یا روحانی علمی ہو یا عصری یا کسی اور لحاظ سے ہو غرضیکہ ہر پہلو سے اس کے مقام و مراتب کے آداب کا خیال رکھنا چاہیئے یہی اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے اور یہی قرآنی حکم ہے اور یہی باہمی محبت و اخوت کا تقاضا ہے۔ بعض علماء کرام دینی اور علمی فضیلت و مقام رکھنے والوں کے مراتب کا تو خیال رکھنا ضروری سمجھتے ہیں مگر وہ دنیوی مراتب رکھنے والوں کے آداب کا خیال رکھنا درخور اعتنا نہیں سمجھتے حالانکہ یہ طریق قرآنی تعلیم اور اللہ تعالیٰ کے منشاء کے صریح خلاف ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا دشمن فرعونِ مصر نہ صرف ایک دنیوی بادشاہ تھا بلکہ وہ الوہیت کا بھی دعویدار تھا مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو ارشاد فرمایا

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا

کہ گو فرعون باغی اور سرکش انسان ہے مگر ہم نے اسے شاہانہ دماغ اور شاہانہ مزاج اور بلند مقام عطا کیا ہے۔ سو تم دونوں اس سے اس کے شاہانہ دماغ و مزاج کے مطابق نرم نرم کلام کرو لَعَلَّهٗ یَتَذَکَّرُ کہ شاید وہ اس طریق سے سمجھ جائے یا دل میں خوف پیدا ہو جائے۔

اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی موجود ہے آپ فرماتے ہیں:-

لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

کہ جو شخص بڑے ہو کر ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور چھوٹے ہو کر بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم سے نہیں ہے۔ معاشرہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ بسا اوقات دو دوستوں دو عزیزوں اور بعض دفعہ دو خاندانوں کے درمیان باہمی رنجشوں اور ناچاقیوں اور باہمی کشمکشوں کی وسیع خلیج محض اسلئے حائل ہو جاتی ہے کہ ابتداءً وہ آداب مراتب کا خیال نہیں رکھتے بڑے چھوٹوں سے رحم و شفقت کا سلوک کرنے اور ان سے پیار اور حوصلہ افزائی والی گفتگو کرنے میں غفلت و تساہل برتتے ہیں اور چھوٹے بڑوں کے ساتھ گفتگو کرتے وقت ان کا واجبی ادب و احترام نہیں کرتے یا اسے ایک معمولی اور رسمی بات سمجھتے ہیں حالانکہ اسلامی تعلیم کی رو سے یہ کوئی معمولی اور رسمی بات نہیں ہے بلکہ ہر دو فریقین کے لئے آداب مراتب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اور جو شخص ایسا نہیں کرتا اسکے بارہ میں آنحضرت صلعم کا فیصلہ ہے کہ وہ ایک صحت مند اور حسین اسلامی معاشرہ کا فرد نہیں کہلا سکتا۔

آنحضرت صلعم کے پاک دربار کی ایک نمایاں خوبی یہ جھلکتی نظر آتی ہے کہ بڑے اپنے چھوٹوں سے رحم اور پیار سے پیش آتے اور چھوٹے اپنے بڑوں کا خاص ادب و احترام کا لحاظ رکھتے تھے۔ محفل میں بڑے بزرگ ہی بات چیت کی ابتدا کرتے اور چھوٹے ادباً و احتراماً خاموش رہتے تھے (بخاری) آنحضرت صلعم جب کلام کرتے تو صحابہ کرام اس طرح خاموش سر جھکائے سنتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ اور جب صحابہ میں سے کوئی بات کرتا تو جب تک وہ بات ختم نہ کر لیتا آپ چپ سنا کرتے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر تبسم کا اظہار فرماتے

ایک مرتبہ آنحضرت صلعم اپنے دربار میں بیٹھے ہوئے صحابہ کرام سے دریافت فرمایا کہ بوجھو وہ کونسا درخت ہے جو مومن کی طرح پھلدار اور ہمیشہ سرسبز رہتا ہے اسکے پھل بھی کام آتے ہیں گٹھلیاں بھی کام آتی ہیں۔ پتے تنے جڑیں ساری چیزیں کام آتی ہیں۔ صحابہ کرام جن میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ وغیرہم جیسے جلیل القدر صحابہ موجود تھے خاموش بیٹھے رہے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے معاً خیال آیا کہ یہ کھجور کا درخت ہے مگر چونکہ اس محفل میں بڑے بڑے بزرگ صحابہ تشریف فرما تھے اس لئے میں ادب کا پاس کرتے ہوئے خاموش بیٹھا رہا۔ بعد میں آنحضرت صلعم نے خود ہی جواب دیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلعم کے مقدس دربار میں صحابہ کرام آپ کے دائیں بائیں حلقہ بنائے محو سماعت تھے کہ کسی نے کچھ دودھ پیش کیا آپ نے حضرت انسؓ سے جو عمر میں سب سے چھوٹے تھے اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے پوچھا کہ تم اگر کہو تو دائیں طرف سے اور بڑوں سے شروع کر دوں۔ حضرت انسؓ نے عرض کیا اے رسول اللہ اگر اجازت کا سوال ہے تو میں اس غنیمت اور تبرک کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا۔ آپ نے فرمایا تو پھر تم ہی پہلے پیو۔

مذکورہ بالا دونوں واقعے اس بات پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہیں کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلسوں میں ملحوظ مقام و مراتب اور پیار و شفقت کی پر کیف فضا چھائی رہتی تھی۔

اس ضمن میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ تین آدمی ہوں تو دو آدمی الگ ہو کر کانا پھوسی نہ کریں کیونکہ اس طرح تیسرا آدمی دل میں برا منا سکتا ہے یا غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتا ہے ہاں تین سے زائد ہوں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں (بخاری)

امر دوئم بشاشت چہرہ۔

اسلامی تعلیم کی رو سے گفتگو و تقریر کرتے وقت چہرے پر بشاشت اور پیشانی پر کشادگی کا نمایاں ہونا بھی آداب میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمانؑ کی زریں اور پُر حکمت نصائح جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ہی حاصل کی تھیں۔ سبق کے طور پر قرآن کریم میں نازل فرمائی ہیں چنانچہ فرمایا

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ
لِلنَّاسِ۔

کہ تو اپنے گال لوگوں کے سامنے (غصہ سے) مت پھلا۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا

كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ
وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ
أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ
طَلْقٍ۔ (ترمذی ابواب البر والصلہ)

کہ ہر نیکی صدقہ ہے اور یقیناً یہ بھی ایک نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ ملاقات کرے۔ چہرے کی بشاشت اور پیشانی کی کشادگی کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا دل دوسروں کے لئے پاک صاف ہو کسی قسم کا اندرونی انقباض نہ رکھے اور خلوص محبت اور عزت و احترام سے پر ہو ایسی صورت میں یقیناً ان جذبات کے آثار چہرے پر نمایاں ہوں گے کیونکہ چہرہ دل کا آئینہ ہے جس کے ذریعہ لوگ دل کا مطالعہ چہرے سے کرتے ہیں ـــــ پس جب عزت و محبت بھرے دل سے پُر خلوص الفاظ نکلیں گے تو از خود آپ چہرے پر بشاشت ظاہر ہوگی جو تکلف سے پاک ہوگی اور گفتگو و تقریر یقیناً مثمر اور بار آور ہوگی آداب و اخلاق اور صدق کے اندر رہ کر مناسب حال مزاح و خوش طبعی کا اظہار بھی پسندیدہ امر ہے بخاری شریف میں حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ:-

"آنحضرت صلعم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خوش عادت واقع ہوئے ہیں (حضرت انسؓ کہتے ہیں) میرا ایک بھائی تھا اس کو ابو عمیر کہا جاتا تھا (اسلئے کہ) غالباً اس کا دودھ چھوٹ چکا تھا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلعم اسے دیکھتے تو فرمایا کرتے ابو عمیر! ما فعل النغیر کہ نغیر کو کیا ہو گیا؟ اور نغیر ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا" (بخاری)

ایک مرتبہ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ سے ناراض ہو کر باہر نکل آئے اور مسجد کی دیوار سے ٹیک لگا کر لیٹ رہے خود آنحضرت صلعم ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے ان کی پیٹھ پر مٹی لگی ہوئی تھی آپ پیٹھ سے مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے اِجْلِسْ اَبَا تُرَاب کہ اے مٹی کے باپ! اٹھ کے بیٹھو۔ بعد میں جب کبھی بھی حضرت علیؓ کو لوگ ابو تراب کہتے تو وہ بہت ہنستے" (بخاری)

"ایک مرتبہ آنحضرت صلعم کچھ صحابہؓ کو لے کر حلقہ بنائے کھجوریں کھا رہے تھے جن میں حضرت علیؓ بھی تھے۔ آنحضرت صلعم نے کھجور کھا کر گٹھلی حضرت علیؓ کے سامنے رکھ دی دیکھا دیکھی باقی صحابہؓ نے بھی کھجوریں کھا کر گٹھلیاں حضرت علیؓ کے سامنے رکھنی شروع کر دیں۔ جب سب کھجوریں کھا چکے تو حضرت علیؓ کے سامنے گٹھلیوں کا ڈھیر تھا۔ آنحضرت صلعم نے از راہ مزاح فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ علیؓ نے ہی ساری کھجوریں کھائی ہیں حضرت علیؓ نے عرض کیا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں نے گٹھلیاں بھی کھائی ہیں"

امر سوئم دھیمی آواز

آپس میں گفتگو کرتے وقت بالخصوص بزرگوں کے سامنے بات کرتے وقت خاص طور پر اس امر کا خیال رکھنا آداب گفتگو کا ایک ضروری حصہ ہے کہ آواز اونچی نہ ہو کہ جس سے گستاخی اور بے ادبی مترشح ہوتی ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا
لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ (حجرات)

کہ اے مومنو! نبی کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کیا کرو اور نہ بلند آواز سے اس کے سامنے اس طرح بولا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے اونچا بولتے ہو

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ
مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ
(حجرات)

کہ وہ لوگ جو کمروں کی دیواروں کے پیچھے سے تجھے آوازیں دیتے ہیں ان میں سے اکثر بے وقوف ہیں۔

ان آیات کریمہ میں گو "فوق صوت النبی" کہہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا گیا ہے کہ صحابہ کرامؓ اپنی آواز میں نبی کریم صلعم کی آواز سے اونچی نہ کیا کریں مگر یہاں دراصل آنحضرت صلعم اور صحابہ کرامؓ کے درمیان طریق گفتگو کو امت محمدیہ کے لئے بطور تعلیم کے پیش کیا گیا ہے کہ امت کے ہر فرد کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے بزرگوں اور قابل احترام ہستیوں کے سامنے اونچی آواز سے نہ بولا کرے۔ اونچی آواز سے صرف گستاخی اور بے ادبی ہی مترشح نہیں ہوتی بلکہ بیوقوفی اور حماقت بھی ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ سورہ لقمان میں آتا ہے

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ
إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ
الْحَمِيرِ۔ (لقمان آیت ۲۰)

کہ اپنی آواز کو دھیما رکھا کر کیونکہ آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے (جو بہت اونچی ہوتی ہے) ـــــ سو گفتگو کے وقت اس ادب کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس بارہ میں غفلت اور تساہل کے نتیجہ میں دماغ موٹا اور سوجھ بوجھ میں فتور پیدا ہو سکتا ہے اور نیک اعمال رائیگاں جا سکتے ہیں (حجرات) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔

اس امر میں بعض استثنائی صورتیں بھی ہیں مثلاً انسان بڑے مجمع سے خطاب کر رہا ہو اس وقت اونچی آواز میں بولنا معیوب و ممنوع نہیں ہے کیونکہ ایسے وقت میں اونچی آواز میں بولنا ہی سامعین کے مفاد میں ہے۔ اس طرح اگر کسی خاتون کو پردے کے پیچھے سے کسی مرد سے ہمکلام ہونا پڑے تو اسے ایسی آواز میں چبا چبا کر اور نرم و نازک لہجے میں بات نہیں کرنی چاہیئے کہ جس مرض میں مبتلا انسان کا دل وساوس اور طمع کا شکار ہو جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ
فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ
مَرَضٌ۔

(احزاب)

کہ اے عورتو! تم چبا کر (یعنی ناز و نخرے کے ساتھ) بات نہ کیا کرو تا ایسا نہ ہو کہ جس کے دل میں مرض ہے کو تمہارے متعلق کوئی بد ارادہ کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۴۵۰

میں غلام فاطمہ زوجہ قادر بخش خان مرحوم قوم بلوچ بزدار پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ پانچصد روپے۔

۲۔ زیور طلائی بالیاں دو عدد ½ تولہ مالیتی -/۳۰۰ روپے۔

۳۔ ایک عدد مشین سلائی قیمت -/۱۰۰ روپے۔

۴۔ ایک عدد بکری مالیتی -/۲۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ غلام فاطمہ بیوہ قادر بخش خان صاحب ساکن بستی بزدار تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد۔ مولوی ظفر محمد ولد حافظ فتح محمد صاحب احمد نگر ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ مبارک احمد ظفر ابن مولوی ظفر محمد صاحب احمد نگر ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۲۴۵۱

میں شاہدہ طیب زوجہ طیب ظہور صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قاسم روڈ ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/ نومبر ۱۹۷۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولہ مالیتی -/۲۴۰۰ روپے۔

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شاہدہ طیب ۴۴ کیمرج روڈ ملتان چھاؤنی۔

گواہ شد۔ چوہدری نذر احمد ولد چوہدری اللہ رکھا موصی ۶۲۹۶ ملتان چھاؤنی۔

گواہ شد۔ قاضی شریف احمد ولد شیخ محمد صاحب موصی ۱۸۶۸۵ ملتان چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۲۴۵۲

میں مختار نبی ولد مست علی صاحب قوم شیخ عمر ۸۵ سال۔ بیعت اندازاً ۱۹۱۱ء ساکن ۲۵ سلطان منزل نیو سمن آباد لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ شیخ مختار نبی ولد مست علی صاحب ۲۵ سلطان منزل۔ گرونڈ فلور ملتزمہ نیو سمن آباد لاہور۔

گواہ شد۔ سلیم محمود ولد شیخ مختار نبی صاحب ۲۵ سلطان منزل۔ گرونڈ فلور ملتزمہ نیو سمن آباد لاہور۔

گواہ شد۔ طاہر یزدانی گلبرگ ۳ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۴۵۳

میں شریف احمد صدیقی کپور تھلوی ولد حضرت منشی عبد السمیع صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۶۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک قطعہ اراضی ۴۳/۲۱ دارالیمن ربوہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے۔ دس مرلے کا نصف یعنی پانچ مرلے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ شریف احمد صدیقی دارالیمن ربوہ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد خان عارف ولد چوہدری محمد خان صاحب دارالیمن ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۵۴

میں ناصرہ بیگم زوجہ میاں عبدالمجید صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۴ ج۔ ب سرشمیر روڈ ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ناصرہ بیگم زوجہ میاں عبدالمجید صاحب ۸۴ ج۔ ب سرشمیر روڈ ضلع لائل پور۔

گواہ شد۔ میاں عبدالمجید ولد میاں عبدالرحمٰن صاحب خاوند موصیہ چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ ضلع لائل پور۔

گواہ شد۔ حکیم محمود احمد ولد حکیم ناظر حسین صاحب معلم وقف جدید چک ۸۴ ج۔ ب ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۲۴۵۵

میں مریم بی بی بیوہ عنایت اللہ صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد رقم -/۲۰۰۰ روپے

۲۔ دو عدد طلائی بالیاں وزن ایک تولہ -/۶۰۰ روپے۔

۳۔ حق مہر -/۱۵۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مریم بی بی بیوہ عنایت اللہ صاحب مرحوم دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ عظمت اللہ بھٹی ولد عنایت اللہ صاحب مرحوم دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ۔ ربوہ۔

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت وصیت نمبر کا حوالہ ضرور دیں اور پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا جلسہ عطائے اسناد و انعامات

محترمہ سیدہ عابدہ حسین صاحبہ ایم۔ پی۔ اے کی تشریف آوری اور خطاب

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا بارھواں جلسہ عطائے اسناد و انعامات ۱۵ مارچ ۱۹۷۶ء کو ساڑھے گیارہ بجے زیرِ صدارت محترمہ سیدہ عابدہ حسین صاحبہ ایم۔ پی۔ اے جھنگ منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآنِ پاک کے بعد پرنسپل صاحبہ نے بی۔ اے میں کامیاب ہونے والی چالیس طالبات کو اسناد عطا کیں اور اپنے ادارہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں کالج کی مختلف مضامین کی مجالس اور کالج یونین کی کارکردگی کو سراہا۔ کھیل کے میدان اور تعلیمی میدان میں طالبات کے خوشکن نتائج کا ذکر کیا۔ علاوہ ازیں کالج کی عمارت کی خستہ حالی اور سٹاف کی کمی کا ذکر بھی کیا۔ نیز فرمایا کہ باوجود گوناں گوں مسائل و مشکلات کے جامعہ نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں میں شاندار نتائج کا مظاہرہ کر رہا ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ شاہراہِ ترقی پر گامزن ہے۔

بعد ازاں مہمان خصوصی نے طالبات میں انعامات تقسیم کئے اور حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے مشکلات کو حتی الوسع دُور کرنے میں تعاون کا وعدہ کیا نیز اِس توقع کا اظہار کیا کہ آپ لوگ اپنے عزم اور ہمت سے تمام مشکلات کو دُور کر لیں گے۔ آپ نے فرمایا جامعہ نصرت کا شمار حسنِ کارکردگی کے لحاظ سے بہترین کالجوں میں ہوتا ہے۔ تعلیمی اور کھیل کے میدان میں آپ کے شاندار نتائج اِس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ اساتذہ اور طالبات محنت اور ذوق و شوق سے کام کرتی ہیں۔ میں نے جامعہ نصرت کی طالبات کو مختلف مواقع پر تقاریب میں حصہ لیتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ محسوس کیا ہے کہ وہ ہر جگہ بہترین کارکردگی اور اعلیٰ صلاحیت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

آپ نے سند یافتہ طالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے تلقین فرمائی کہ ہمارے ملک میں تعلیم یافتہ خواتین کی تعداد صرف ایک فیصد ہے اور ہمارے تعلیمی اداروں کی تعداد تمام آبادی کو باشعور اور تعلیم یافتہ بنانے کے لئے بالکل ناکافی ہے لہذا یہ فرض پڑھے لکھے لوگوں پر عائد ہوتا ہے کہ وہ علم سے دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ آپ بچیاں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکی ہیں اپنے فرض کو پہچانیں اور ملک و قوم کی خدمت کو اپنا مقصدِ حیات بنا لیں۔ نیز ضیائے علم سے ملک کا ہر کونہ منور کریں۔

قومی ترانہ کے بعد یہ تقریب بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوئی اور مہمانِ خصوصی ظہرانہ کے بعد واپس تشریف لے گئیں۔ (نامہ نگار)

احباب محتاط رہیں

حکومتِ پاکستان نے بعض قسم کے فنّی اور پیشہ ور لوگوں کو بیرونِ پاکستان ملازمت کے لئے بھجوانے کے لئے بعض ایجنٹ مقرر کئے ہوئے ہیں۔ کئی لوگ جو ایسے لائسنس یافتہ نہیں وہ بھی باہر کے ممالک میں ملازمت دلانے کا جھانسہ دے کر لوگوں سے روپیہ بٹور لیتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً ایسے دھوکہ باز لوگ گورنمنٹ کے نوٹس میں آتے رہتے ہیں مگر اُن لوگوں کی حالت بڑی قابلِ رحم ہو جاتی ہے جو بڑی بڑی رقوم دے کر سرگرداں پھرتے ہیں۔ بعض باہر چلے بھی جاتے ہیں مگر ملازمت نہ ملنے کے سبب وہاں پریشان ہوتے ہیں۔ باہر جانے والوں کو بڑی احتیاط سے پوری تسلی کر کے ایسا قدم اُٹھانا چاہیئے۔ اور کسی ایسے آدمی کے جھانسہ میں نہیں آنا چاہیئے جو حکومت کی طرف سے مجاز نہ ہو۔

(ناظر امورِ عامہ)

ولادت

۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منظور احمد صاحب آف چک ۲۷۶ ’ب گوکھووال ضلع لائلپور کا پوتا اور مکرم چوہدری علی محمد صاحب عاصی آف چک ۱۲۱ ج۔ب گوکھووال ضلع لائلپور کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا کرے، نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین (منصور احمد ڈویژنل پبلک سکول لائلپور)

جماعتِ احمدیہ گوجرہ کی تعزیتی قرارداد

گذشتہ دنوں جماعتِ احمدیہ گوجرہ کے صدر مکرم سید کرم شاہ صاحب اور مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ناصر آف لندن ایک حادثہ میں شہید ہو گئے تھے۔ اس المناک حادثہ پر جماعتِ احمدیہ گوجرہ نے مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت پاس کی ہے:۔

”جماعتِ احمدیہ گوجرہ اپنے صدر اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخلص رکن مکرم سید کرم شاہ صاحب کی اندوہناک وفات پر دلی صدمہ اور افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ مرحوم و مغفور اپنی دینی اور دنیوی صلاحیتوں کی وجہ سے مقامی جماعت میں ایک منفرد حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی رحلت سے جہاں ان کے لواحقین اور حلقۂ احباب کو ایک عظیم صدمہ پہنچا ہے وہاں جماعتِ احمدیہ گوجرہ بھی بے حد متاثر ہوئی ہے۔ مرحوم ایک اعلیٰ درجہ کے منتظم اور ہر دلعزیز بزرگ تھے۔

ہمیں اِس صدمۂ جانکاہ میں مرحوم و مغفور کے فرزندان، دختران اور دیگر لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہم اِس جگر پاش غم میں ان کے شریک ہیں۔ دعا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر مرحوم کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے۔ آمین

جماعتِ احمدیہ گوجرہ جماعتِ احمدیہ لندن کے ایک سرگرم رکن چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ناصر کی اچانک وفات پر بھی گہرے غم کا اظہار کرتی ہے۔

مرحوم اپنی سادگیٔ طبع اور اخلاص کی وجہ سے جماعتِ احمدیہ لندن میں مقبول تھے سلسلہ کے لئے مالی قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہا کرتے تھے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ ربِّ جلیل مرحوم کو جنّت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا خود ہی حافظ و ناصر ہو اور ان کے لواحقین اور معصوم بچّوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (غمزدہ ممبران جماعتِ احمدیہ گوجرہ)“

درخواستِ دُعا

میرا بیٹا عزیز ناصر الدین خدا کے فضل سے مری کی جماعت کا سرگرم خادم ہے۔ ۲۹ فروری کو جبکہ وہ گھر پر موجود نہ تھا اس کا ہونہار بیٹا عزیز یاسر نعمان اچانک فوت ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ عزیز ناصر الدین ایک روز پہلے کسی کام کی وجہ سے ربوہ گیا تھا۔ اس روز برف باری بھی ہو رہی تھی اور جماعت کا بھی کوئی فرد یہاں موجود نہیں تھا لہذا ہمارے رشتہ دار جنازہ راولپنڈی لے گئے۔ ہم رات کے آخری حصے میں مری پہنچے تو معلوم ہوا کہ جنازہ راولپنڈی چلا گیا ہے سو واپس راولپنڈی پہنچے اور لختِ جگر کو سپردِ خاک کیا۔

میں اِس جگر فگار صدمہ میں اپنے اور پسرِ عزیز ناصر الدین کے محبّوں اور جماعت کے جملہ دردمند دعاگو بھائیوں سے ملتجی ہوں کہ وہ دعا کریں کہ اس صدمہ میں اللہ تعالیٰ ہمیں خود سہارا بخشے اور پوری صدقِ دلی سے ہمارے سر اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے جھک جائیں۔

(غمزدہ (سردار) مصباح الدین معرفت پوسٹ آفس سنی بنک مری)

(۲) محترم میجر (ریٹائرڈ) محمد اسمٰعیل صاحب ساکن ۲۱ ڈی ماڈل ٹاؤن عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب ان کو ضیق النفس کی تکلیف ہے اور نیند بھی نہیں آتی جس کی وجہ سے بے چینی اور گھبراہٹ ہر وقت رہتی ہے اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ میجر صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عطاء الرحمٰن چغتائی سیکرٹری جماعتِ احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

(۳) عاجزہ ان دنوں کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ صحت بھی بہت کمزور ہے۔ تمام بہنیں اور بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے میری پریشانیاں دُور فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین۔

(اہلیہ مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴